دیوبندی تالیف
رضاخانی مذہب کا علمی و تحقیقی جائزہ
آئینۂ اہلسنت
تالیف
ابوکلیم محمد صدیق فانی نوراللہ مرقدہ
حسب الارشاد
ڈاکٹر مفتی محمد اشرف آصف جلالی صاحب
اویسی بک سٹال
گوجرانوالہ

نام کتاب: .... آئینہ اہل سنت

مؤلف: .... ابو کلیم محمد صدیق فانی نور اللہ مرقدہ

نظر ثانی: .... مولانا ابو جلیل محمد خلیل خان فیضی

کمپوزنگ: .... شبیر احمد رضوی (خانیوال، کبیر والا)

پروف ریڈنگ: .... محمد شکیل قادری عطاری (خانیوال)

سن اشاعت: .... مارچ 2007ء

ناشر: .... اویسی بک سٹال

.... جامع مسجد رضائے مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایکس بلاک،

.... پیپلز کالونی گوجرانوالہ

صفحات: 584

قیمت: 250/-

باہتمام: .... شیخ محمد سرور اویسی

ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور 042-7225085-7247350، ضیاء القرآن کراچی 021-2630411-2210212

شبیر برادرز لاہور 7246006، جمال کرم 7324948، رضا ورائٹی اینڈ پروگریسو بکس لاہور، مسلم کتابوی لاہور

مکتبہ اعلیٰ حضرت لاہور، سنی کتب خانہ لاہور، مکتبہ قادریہ گوجرانوالہ، مکتبہ رضائے مصطفےٰ گوجرانوالہ

مکتبہ نبویہ لاہور، قادری رضوی کیسٹ ہاؤس شیخ ہندی سٹریٹ لاہور، مکتبہ نوریہ رضویہ لاہور

مکتبہ نوریہ رضویہ فیصل آباد، مکتبہ فیضان مدینہ لالہ موسیٰ، کھاریاں، جہلم، گکھڑ، خانیوال وغیرہ

آئینہ مضامین

ہیں؟

۱۵۔ اگر آپ تمام مندرجہ بالا غیر اللہ کے تصرفات کو مانتے ہیں تو کیا صرف انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے تصرفات سے ہی انکار ہے؟

"بخاری شریف" و "مشکوٰۃ شریف" کی حدیث قدسی ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ "میرا بندہ نوافل کے ذریعہ سے قریب ہوتا رہتا ہے۔ حتیٰ کہ میں اس سے محبت فرماتا ہوں اور جب میں اسے محبت کرتا ہوں تو میں اس کے کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے۔ اور اس کی آنکھیں ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے۔ اور اس کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے"۔ (الخ)

۱۶۔ درج بالا حدیث شریف کو مدنظر رکھیں اور انبیاء کرام اور اولیاء کرام کے تصرفات کی حدود متعین کریں۔ کیا یہ کام آپ کر سکتے ہیں؟ اللہ تعالیٰ ایمان اور عقائد کی درستگی عطا فرمائے۔ آمین

کتاب "اوراق غم" کی عیاریوں کا جواب

خدا شرے برانگیزد کہ خیرے دران باشد

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

سنگ بدگوہر اگر کاسہ زرین شکند

قیمت سنگ نیفزاید وزر کم نشود

عرض حال

اوراق غم میری ایک تاریخی کتاب ہے۔ جسے تالیف کئے آج سات سال ہو جاتے ہیں۔ اور یہ میری تالیف ہے جو فن تاریخ میں لکھی تھی۔ چونکہ مجھے ریاست الور کے قیام میں روافض کی حقیقت اتنی ظاہر تھی کہ یہ جماعت قرآن کی منکر ہے خلفاء راشدین کو گالیاں دیتی

ہے۔ میں نے قیام الور میں ان کا رد شروع کیا عوام جہلا محرم میں تعزیہ داری وغیرہ اس کثرت سے وہاں کرتے تھے کہ روافض کے صرف دو یا تین تعزیہ نکلتے تھے۔ اور سنیوں کے سینکڑوں کی تعداد میں مجالس ماتم میں زیادہ اجتماع سنیوں کا ہی ہوتا تھا۔ مہندی جتنی زیادہ تعداد نکلتیں۔ وہ عام طور پر سنی جہال کی طرف سے غرضیکہ اس کا سدباب کرنے میں اس قدر رسائی کی گئیں کہ عشرہ کے جلسے مقرر کئے جس سے بفضلہٖ سنی راہ راست پر آئے لیکن پھر بھی تعزیہ داری کا سلسلہ باقی رہا۔ اسی حالت میں مجھے فرمائش کی گئی۔ کہ ایک کتاب تاریخ شہادت پر لکھوں چنانچہ جو کتابیں مجھے وہاں میسر آئیں۔ ان سے میں نے اس کتاب کو جمع کیا جس کی فہرست دیباچہ کتاب میں لکھ چکا ہوں۔ اسکے ساتھ معذرت بھی پیش ناظرین کی ہے۔ کہ اگر کسی مقام پر کہیں غلطی یا لغزش ملاحظہ فرمائیں۔ تو دامنِ کرم سے اسے مخفی فرما کر زبان طعن دراز نہ کریں۔ بلکہ فقیر کو اس غلطی سے مطلع فرما کر مشکوریت کا موقعہ بخشیں۔

چنانچہ اس پر اگر عمل کیا تو دہلی سے میرے ایک مخلص دوست نے کہا کہ مجھے برادران یوسف علیہ السلام اور فضائل صحابہ کے اندر ایک عبارت کی اصلاح کیلئے لکھا۔ اس واقعہ کو دو سال گزر جاتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے جب کہ مفتی عبدالقادر عبدالحمید کے پردہ میں مجھے الوری رافضی لکھ رہے تھے میں نے اسی وقت ایک دو ورقہ میں عبدالحمید وغیرہ کی شرانگیزی دکھاتے ہوئے اپنی غلطی کا اعتراف کیا۔ اور اوراقِ غم کے ساتھ وہ پرچہ جانے لگا۔ ان کی حسد پروری کی سزا خدا نے انہیں دی۔ اور وہ انجام ہوا۔ جو اہالیان لاہور نے دیکھا۔

پھر ہاشم علی نامی ایک شخص نے شاہی جنتری والد قبلہ کو لا کر دکھائی جلسہ سالانہ کے موقعہ پر علماء احناف سے اس پر ریویو کرایا چونکہ اس جنتری میں کوئی بے دینی نہ تھی۔ سب نے ریویو کر دیا۔ پھر ۳۳ء اور ۳۴ء کی جنتری میں وہ کھیل کھیلا اور اس نے غلط حوالہ کتابوں کے لکھ کر صدیق و فاروق رضی اللہ عنہما کے ایمان پر چوٹ کی۔ حضرت امیر المومنین معاویہ رضی اللہ عنہ کی شان میں وہ گستاخیاں کیں کہ العیاذ باللہ۔ حتیٰ کہ حضرت علی کو مجسم اللہ علی لکھ مارا۔ بڑھتے بڑھتے

یہاں تک یہ جا کہ حضور سے حضرت علی کو افضل لکھ گیا۔ اس پر والد قبلہ نے اس کا رد کیا۔ پھر کیا تھا۔ وہ والد قبلہ کے منہ آتے آتے مجھ پر بھی حملہ کرنے لگا۔ حالانکہ مجھے نہ اس کی جنتری کا علم تھا۔ نہ میں اسے جانتا تھا لیکن جب "باپ بیٹا" عنوان کا پرچہ نظر سے گزرا تو اس کی جنتری دیکھی۔ تو ظاہر ہوا کہ یہ تو کوئی رافضی ہے لیکن اس کے حملوں پر سکوت کیا گیا کیونکہ بہت سے اعتراضات محض لایعنی تھے۔ اور ایسے لایعنی کہ اردو خواں خود انہیں دیکھ کر اس کی جہالت کا اندازہ کر سکتا تھا۔ منجملہ اس کے اس نے لکھا تھا کہ اوراق غم کے صفحہ نمبر ۱۱ پر وفات سید المرسلین میں تمہیدی مضمون جو میں نے لکھا ہے۔ اسے کاٹ کر لکھا ہے۔ اور اصل مضمون یہ ہے:

"جس سرو کی نے چمن وجود میں بلندی حاصل کی۔ اسے اژدہ فنا نے بیخ و بن سے کاٹا جس نہال تازہ نے گلشن حیات میں نشو و نما پائی تیغ ممات نے اسے فنا کیا۔

کدامی سرو را داد او بلندی

کہ بادش خم نہ کرد از درد مندی"

اس پر آپ جہالت میں آ کر مجھے لکھتے ہیں "موذی جنتری مؤلف اوراق غم سن اور کان کھول کر سن۔ نیز امام اہل سنت ہونے کا دعویٰ جھوٹا ہے۔ تو کذاب ہے دروغ گو ہے"۔ الخ

غرضیکہ ایسی ایسی بیہودہ چیزیں وہ لکھ کر اپنی جہالت دکھاتا رہا۔ میں نے التفات نہ کیا اور (و) اذا خاطبهم الجاهلون قالوا سلاما پر عمل کیا۔

پھر جب فیصلہ کن مناظرہ مسجد وزیر خان میں ہوا اور تمام مسلمانان لاہور پر واضح ہو گیا کہ فرقہ وہابیہ اور دیوبندیہ اور ثناء اللہ امرتسری یہ سب ایک ہی تھیلے کے چٹے بٹے ہیں۔ اور اثنائے مناظرہ میں مولوی ثناء اللہ کو جب مولوی احمد علی کی جماعت نے اسٹیج پر براجمان کرایا تو لوگوں نے علی الاعلان کہہ دیا کہ جمعیت الاحناف حقیقتاً جمعیت الثنائیہ ہے۔

اس میں میرا کیا قصور تھا جیسا کیا ویسا پایا!!

دوسرے جمعیت الاحناف کے سیکرٹری نے تحریر میں یہ لکھا تھا کہ مناظرہ کیلئے مولوی

اشرف علی کو لائیں گے۔ یا ان کے وکیل مناظرہ کو اور مناظرہ حفظ الایمان، براہین قاطعہ مولوی خلیل احمد، صراط مستقیم اور تحذیر الناس کی عبارات کفریہ پر ہوگا۔ مگر مولوی اشرف علی کو تو نہ آنا تھا نہ آئے اور چونکہ وہ کم از کم عالم ہیں سمجھتے تھے کہ میں اپنے کفر کا وکیل شرعاً کیسے بنا سکتا ہوں۔ انہوں نے بہت کچھ ٹالا جب یہ نمائندے مصر ہوئے تو مجبوراً انہوں نے ایک رقعہ لکھ دیا جس میں لکھا کہ حفظ الایمان کی عبارت کی تفہیم کیلئے فلاں فلاں کو میں بھیجتا ہوں۔ چنانچہ اسی معاملہ میں دو دن نکل گئے کہ آخر میں مولوی ثناء اللہ کی مدد لینے نے ان کا رہا سہا بھرم خاک میں ملا دیا۔ کافی رسوائی ہو گئی میں بوجہ بیماری اہلیہ اپنی پریشانی میں تھا۔ اس وجہ سے ایام مناظرہ میں شریک مناظرہ بھی نہ ہو سکا۔ اور ناظم جمعیت الاحناف نے جب بات بگڑتی دیکھی۔ فوراً کوتوال صاحب سے کہا کہ اب نقض امن کا خوف ہے۔ انہوں نے فوراً جلسہ بند کر دیا۔

پھر کیا ہوا؟

یہ سب جماعت مذہبی حرکات کیلئے رخنہ کی متلاشی رہی کہ ہاشم علی کی آواز جو ہمارے خلاف تنی بلا خوف مذہب اس کی پیٹھ جا تھپکی جب دیکھا کہ اس پر بھی ہمارا کام نہ بنا اور سمجھا کہ جمعیت الاحناف کا نام تو بدنام ہو چکا ہے فوراً جماعت المسلمین نام رکھ کر چند خوارج شریک کر کے اس کے پردہ میں مجھ پر حملے شروع کر دیئے۔ لیکن ان حملوں میں یہ ضرور کہوں گا کہ بعض حملے میرے حق میں مفید ہوئے کہ مجھے میری غلطی پر اطلاع ملی۔

اس امر میں، میں جماعت المسلمین کا مشکور ہوں

اس لئے کہ نہ صرف میں بلکہ ہماری جماعت بفضلہٖ ہمیشہ سے حق گو اور حق کوش و حق نیوش رہی ہے۔ قبول حق میں ہمیں کبھی عار نہ ہوئی اور خدا کرے کہ کبھی مثل مولوی اشرف علی یا دیوبندی وہابیوں کے ہمیں ضد نہ آئے۔ خدا حق کوشی حق گوئی حق نیوشی پر ہی خاتمہ فرمائے۔

آمین

یہ حملہ کیوں کیا اور اوراق غم کیوں اٹھایا؟

محض اس خیال خام میں کہ اس میں تقریظیں مولوی سید احمد اور حضرت قبلہ کی ہیں وہ بدنام ہوں اور خاک بدہن بدخواہ حزب الاحناف کو قوی صدمہ پہنچے جس میں اس وقت کافی تعداد منتہی طلباء کی دورۂ حدیث کر رہی ہے اور ستر (۷۰) کے قریب دیگر علوم منطق فلسفہ دینیات کے طلباء ہیں مگر

این خیال است و محال است و جنون

اور یہ خبر نہیں کہ وہ اپنی تقریظوں میں صاف لکھ رہے ہیں۔ کہ اگرچہ من اولہ الی الاخر نہ دیکھ سکا۔ مگر بعض مضامین مختلف مقامات سے دیکھے۔ عمدہ تحقیق کی ہے۔ اور مخالفین بد آئین کو دندان شکن جواب دیئے ہیں۔ پھر آگے تحریر فرمایا ہے۔ اس کتاب میں بوجہ رعایت فصاحت وبلاغت وطرز ناول جو فی زمانہ عام پسند ہے۔ مسلک ادب عالمانہ کا البتہ بعض جگہ خیال نہیں رہا ہے۔ رہیں وہ روایتیں جن میں حضرت خاتون جنت سیدتنا فاطمۃ الزہرا رضی اللہ عنہا کی گریہ وزاری کا فراق رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور ذکر گریہ وزاری اہل بیت کرام کا حضرات حسنین رضی اللہ عنہما کے غم میں کیا گیا ہے وہ روایتیں اوّل تو مختلف فیہ ہیں۔ الخ

اسی طرح عزیز از جان مولوی ابوالبرکات سید احمد لکھتے ہیں۔ اس کتاب کو فقیر نے چند روز تک اپنے پاس اس غرض سے رکھا کہ میں اس کو از اول تا آخر بغور پڑھوں۔ اور حظ اٹھاؤں۔ اور اگر بعض امور میرے فہم ناقص سے بالاتر ہوں تو حضرت مؤلف ممدوح کی خدمت میں گزارش کروں۔ لیکن ایک جانب تو دار العلوم مرکزی انجمن حزب الاحناف ہند لاہور کی مفوضہ اسباق دوسری جانب فتویٰ نویسی۔ الخ

غرضیکہ ہر دو حضرات بالاستیعاب نہ دیکھ سکے۔ لہٰذا ان پر اعتراض بے جا ہے اور مخلصانہ تحقیق ہوتی تو میری ابتدائی معروض کے مطابق مجھے مطلع کرتے مگر جہاں اپنی رسوائی کا انتقام لینا مقصود ہو وہاں حقائق حق کہاں۔ اور چونکہ میں زمانہ تالیف میں انسداد فتنہ ارتداد میں

بھی مشغول تھا۔ جلدی جلدی مسودہ لکھ کر یہاں لاہور بھیجا۔ اور یہاں کی عدیم الفرصتی اس کے مطالعہ سے مانع رہی۔ افسوس

؎ مہ نور می فشاند و سگ بانگ می زند
سگ را چہ پرس خشم تو با ماہتاب چیست

خیر مختصر یہ کہ مجھے قبول حق میں بھی عار نہیں۔ میں ان غلطیوں کا اعتراف کرتا ہوں اور جو اوراق غم میں ہو گئیں۔

؎ بندہ ہمان بہ کہ ز تقصیر خویش
عذر بدرگاہ خدا آورد

ناظرین کرام کو چاہیئے کہ مندرجہ ذیل مقامات پر اوراق غم میں اصلاح فرما لیں:

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲	۷	شکار تیر مذلت	مزلت ز سے ہے۔ فازلہما الشیطان کی طرف اشارہ ہے
۶۳	۳	اتالیق سینہ کوٹتا ہوا آیا	روتا ہوا آیا
۱۷۱	۱۷	تو اب نظر سفلا میں اس کا زوال لازمی ہوا	تو اب ہماری نگاہوں سے اوجھل ہو کر اس کا اپنے مبداء اصلی کی طرف لوٹنا ضروری ہوا
۱۷۱	۸	ولادت علی کرم اللہ وجہہ	یہ ایک روایت ہے نہ معلوم کہاں تک صحیح ہے جاسنے کی کاٹ دیں
۱۷۳	۱	علی علا سے مشتق ہے	اس میں برائی بھی نہیں بلندی کے معنی ہیں ناپسندیدہ ہو کاٹ دیں
۳۰	۳، ۱۷	بیوقوفوں سے پڑھواں	انہوں نے لکھا ہیں

١٧٦	١٧	خلافت پراترے عائخ	اس سے اوپر کی عبارت یوں پڑھیں صاحب حدیقۃ المذاہب نے رافضیوں کے مذہب کی تردید میں اپنی مسدس میں خوب لکھا ہے
٢٩٤	٥	زیبر ماتم آلِ محمد	اس شعر کو کاٹ دیں
٣٠٨	سطر اوّل	ہم تو سرنگے ہیں ہے	یہ کسی کا مسدس رقت آمیز لکھ دیا تھا اس سارے مسدس کو نہ پڑھیں

غرضیکہ جماعت المسلمین کے پمفلٹ کو ہمارے اوراق غم کا غلط نامہ سمجھیں اور اصلاح کرلیں۔ دوسرے ایڈیشن میں ہم کافی تحقیق کے ساتھ خود مضامین بدل دیں گے۔ اور جماعت المسلمین نے اپنے بدعت کے جام جم میں سلسلہ حنفیہ کے متعلق جو اعتراض کیا ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ جماعت المسلمین درحقیقت ایک نمائشی نام ہے ورنہ یہ وہی ہیں جو تنقیص شان سید اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کرنے والوں کی پردہ پوشی کرتے ہیں۔ مگر ہمارے عقیدہ میں حضور سید اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعطاء الٰہی مختار عالم ہیں اور یہی تمام اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ اوراق غم کی غلطیاں جن سے جماعت المسلمین مجھے شیعہ لکھ رہی ہے۔ اس سے مجھ پر کیا حکم لگتا ہے۔ علماء احناف سے اگر استفتاء کیا جائے گا۔ تو غایت ما فی الباب ان اغلاط کی صحت پر اصرار کرنے والے کو گنہگار کہہ سکیں گے۔ اور میں تو ان غلطیوں کو تسلیم کررہا ہوں کیا اس قسم کا غلط پروپیگنڈہ پھیلانے سے وہ اپنے دیوبندی مولویوں کے کفر کو اٹھانا چاہتے ہیں۔

مجھے رافضی لکھ کر

تو رافضی کہنے والے خود رافضی بنے۔ اس لئے کہ رافضی وہ ہے جو سب شیخین

کرے۔ قرآن کریم کو محرف مانے، ماتم کرنے والا، تعزیہ نکالنے والا گنہگار ہوگا۔ نہ کہ خالص رافضی بے دین ہوجائے۔ اس لئے کہ یہ افعال کرنے والا عاصی اور سخت گنہگار ہے۔ روافض کا کفر تو ان کے اعتقادات کی وجہ میں ہے۔ خیر اب دعا ہے کہ جس طرح ہم نے اپنی غلطیاں تسلیم کیں۔

خدا کرے کہ اسی طرح

مولوی اشرف علی تھانوی وغیرہ ان کے علماء حفظ الایمان وغیرہ کی عبارتوں سے رجوع کا اعلان کردیں۔ اور ہمیشہ کیلئے تائب ہوکر زمرہ مسلمین میں داخل ہوجائیں۔ آمین ثم آمین۔ اور خدا کرے کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری بھی اب آخری وقت اپنے چالیس وجہ کے کفر سے توبہ کرلیں۔ جو ان کے اساتذہ اور نجدی مولویوں کی طرف سے شائع ہوچکا ہے۔ اب

آخری عرض یہ ہے کہ

اوراق غم محض ایک تاریخی کتاب ہے۔ اس کو اعتقادات سے کوئی تعلق نہیں یہی وجہ ہے کہ میں نے جماعت المسلمین کے پمفلٹ کو اپنے اوراق غم کا غلط نامہ تسلیم کیا ہے۔ اس واسطے کہ اگر اس کی تمام روایات کی بھی کوئی مخالفت کرے تو کرے ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ ہاں شرکیہ تعلیم کی سرخی جو بدعت کے جام جم میں قائم کی ہے۔ اور ہمارے سلسلہ دینیات کے پہلے نمبر پر حملہ کیا ہے۔ اس کے متعلق ہم بتا دینا چاہتے ہیں کہ جو کچھ ہم نے لکھا ہے۔ وہی ہمارا مذہب ہے۔ اور ان کا اعتراض بالکل غلط ہے۔ باقی صرف اوراق غم کے متعلق جو بھی لکھیں۔ اس پر ہمیں عذر نہیں۔ مگر انصاف یہ چاہتا تھا کہ وہ انصاف سے کام لے کر جہاں بعض اشعار میں سے چند الفاظ لے کر نقل کردیے ہیں۔ وہاں اوراق غم کی وہ عبارتیں بھی درج کردیتے جن میں رافضیوں کا میں نے رد کیا ہے۔ جو مشتے نمونہ از خروارے درج ذیل ہیں۔

اوراق غم صفحہ نمبر ١٠٨ "اے پسر عوف محض آنسوؤں سے رونا تو سبب رحمت ہے۔ میں نے جو منع کیا ہے وہ منہ اور سینہ کوٹنے کپڑے پھاڑنے کو کیا ہے" آگے حدیث ہے۔

اوراقِ غم صفحہ نمبر ۱۷۸ "اس کے (خلافت) متعلق حضرات شیعہ نے جو کچھ لکھا ہے وہ اپنی عداوت باطنی کی وجہ سے بہت لمبا چوڑا قصہ بنا گئے ہیں"۔

اوراقِ غم صفحہ نمبر ۱۸۹ "مگر ہاں سب و شتم کی وہی جرأت کرسکتا ہے جو نفس امر شیر خدا کرے اور حضرت علی کو اپنا پیشوا زبان سے ہی مانے اور دل میں ان کی کوئی وقعت نہ رکھے"۔

اوراقِ غم صفحہ نمبر ۱۸۰ "اب وہ حضرات جو سب شیخین کو اپنا ایمان سمجھتے ہیں۔ ان کے متعلق ہم اس رسالہ میں کچھ لکھ کر لطف مضمون کو خراب کرنا نہیں چاہتے۔ مگر ہاں اتنا کہنا بے جا بھی نہیں سمجھتے کہ وہ شیر خدا کو دروازہ عرفان سمجھ کر اس محل عرفان کی دو دیواریں منہدم کرکے اس محل کو غیر محفوظ کر چکے ہیں۔ جس مکان جس قلع میں دروازہ مستحکم ہو اور دیواریں منہدم وہ قلعہ کبھی محفوظ نہیں رہ سکتا۔ یہی سبب ہے کہ ان حضرات نے اس ضد میں کہ جامع قرآن عثمان رضی اللہ عنہ بھی ہیں قرآن کریم تک سے انحراف کرکے قرآن کریم کو محرف مان کر اپنا حصہ اسلام سے بھی چھوڑ دیا"۔

اس قسم کے بہت سے مضامین تھے

جو اوراقِ غم میں ہیں۔ مگر جہاں حسد و عناد ہو۔ وہاں حق گوئی سے کیا تعلق۔ فدک کے مسئلہ پر میں نے اوراقِ غم کے صفحہ نمبر ۱۶۲ میں کافی بحث کی ہے۔ مگر جہالت و حسد کا برا ہو۔ کہ محض با قتضائے مضمون جو اشعار رقت آمیز لکھے۔ انہیں جوشِ انتقام میں فتویٰ بنا کر عوام میں فتنہ پھیلا دیا۔

اب ذرا جماعت المسلمین اور دیوبندی جماعت کے عقائد کو بھی ملاحظہ فرمالیں:

شیطان و ملک الموت کو حضور سے زیادہ علم تھا

براہین قاطعہ[1] صفحہ نمبر ۴۷، شیطان اور ملک الموت کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی۔ فخر عالم کی وسعت علم کی کون سی نص قطعی ہے۔ جس سے تمام نصوص کو رد کرکے ایک شرک

[1] مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی

ثابت کرتا ہے۔

صحابہ کرام کو معاذ اللہ کافر کہنے والا سنی ہے

فتاویٰ رشیدیہ[1] حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۱، جو صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے۔ وہ ملعون ہے۔ ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت و جماعت سے خارج نہ ہوگا۔

حضور جیسا علم معاذ اللہ بچے پاگلوں اور جانوروں کو ہے

حفظ الایمان[2] صفحہ نمبر ۷، پھر یہ کہ آپ کی ذات مقدسہ پر علم غیب کا حکم کیا جانا۔ اگر بقول زید صحیح ہو تو دریافت طلب یہ امر ہے کہ اس غیب سے مراد بعض غیب ہے یا کل۔ اگر بعض علوم غیبیہ مراد ہیں تو اس میں حضور کی کیا تخصیص ہے۔ ایسا علم غیب تو زید و عمرو بلکہ ہر صبی و مجنون بلکہ جمیع حیوانات و بہائم کیلئے بھی حاصل ہے اور اگر تمام علوم غیبیہ مراد ہیں۔ تو اس کا بطلان دلیل عقلی و نقلی سے ثابت ہے۔

خدا معاذ اللہ جھوٹ بول سکتا ہے

براہین قاطعہ[3] صفحہ نمبر ۳، امکان کذب کا مسئلہ تو اب جدید کسی نے نہیں نکالا ہے۔ بلکہ قدما میں اختلاف ہوا ہے اور بہت سی کتابوں میں اس مسئلہ کو بڑے شد و مد سے لکھا ہے۔

رحمۃ للعالمین حضور کی صفت خاص نہیں

فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صفحہ نمبر ۱۳، رحمۃ للعالمین صفت خاصہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نہیں ہے۔

علاوہ اس کے ان حضرات کی بہت سی ایسی چیزیں ہیں۔ جو کفر و اسلام کا سوال پیدا کرتی ہیں۔ جو انشاء اللہ کسی اور موقعہ پر نذر ناظرین کی جائیں گی۔

[1] مصنفہ مولوی رشید احمد گنگوہی
[2] مصنفہ مولوی اشرف علی تھانوی
[3] مصنفہ مولوی خلیل احمد انبیٹھوی

آخری معروض

ہم بفضلہ تعالیٰ حنفی سنی ہیں۔ بری غلطی تو الانسان مرکب من الخطاء والنسیان، ہمارا یہ کام نہیں کہ قبول حق میں عار کی جائے۔ اب اس جماعت والوں کو بھی اللہ توفیق توبہ دے جو دیوبندی مولوی کی طرف داری میں ایمان کی طرف سے بے پرواہ ہیں۔ میں نے اراکین دائرۃ الاصلاح کو حقیقت حال سے مطلع کر دیا ہے۔ اور میری تصدیق پر انہوں نے اپنا اطمینان کر کے ایک اشتہار بعنوان "عزاداری حسین کی حقیقت" شائع بھی کر دیا ہے جس سے حق پسند طبائع حقیقت حال معلوم کر لیں گی اور آئندہ میری نسبت غلط فہمی میں نہ پڑیں گی۔

فقیر قادری ابوالحسنات سید محمد احمد
خطیب مسجد وزیر خان لاہور

عرض ضروری

از جانب سیکرٹری بزم تنظیم مسجد وزیر خان لاہور

چونکہ ہاشم علی کی اشتہار عزاداری حسین میں نہایت چالاکی سے کام لیا گیا تھا۔ یعنی مشتہر کا نام نہایت باریک قلم سے لکھ کر عوام کو جلی خط سے حضرت مولانا نام دکھا دیا۔ لیکن الحمد للہ اس کی فریب کاری بہت جلدی ظاہر ہو گئی اور دائرۃ الاصلاح نے اس کا رد چھاپ دیا۔

اب بالخصوص برادران ملت سے گزارش ہے کہ اس پروپیگنڈہ میں سیکرٹری جمعیت الاحناف اور وہ جماعت جو مناظرہ میں زک اٹھا کر گئی ہے۔ شریک ہے میں نے خود جمعیت الاحناف کے سیکرٹری کو ہاشم علی کے ساتھ ساز باز کرتے دیکھا ہے۔ لہٰذا ان کے دام میں آ کر آپ اپنا قیمتی وقت ضائع نہ کریں۔ لہٰذا بغرض اطلاع یہ پمفلٹ حاضر کر دیا ہے۔ ممکن ہے کہ ہاشم علی کے پردہ میں اس پمفلٹ پر بھی انہیں صبر نہ آئے اور پھر بھی زہر اگلتے رہیں تو ہم مطلع کر دینا چاہتے ہیں کہ جو چاہیں لکھیں ہم آئندہ جواب دے کر قوم کا پیسہ برباد اور حضرت مولانا کا قیمتی وقت ضائع کرنا نہیں چاہتے۔ ہم وہ کام کرنا چاہتے ہیں جس سے قوم کا بھلا ہو اور

عنقریب اوراق غم کا دوسرا ایڈیشن آپ کے سامنے حاضر کیا جائے گا جس کے مطالعہ سے آپ اس نتیجہ پر پہنچیں گے کہ جس سنی کے پاس اوراق غم ہو گی وہ اپنے آپ کو مذہب شیعہ کا بہترین مناظر سمجھے گا۔ اس لئے کہ دوسرے ایڈیشن میں تمہیدی مضمون خصوصیت سے رد شیعہ کا علیحدہ لکھا جائے گا۔ یہ ایڈیشن زیادہ سے زیادہ ڈیڑھ دو ماہ میں انشاء اللہ مکمل ہو جائے گا اور

ہاشم علی کی جنتری ۴۴ء

میں اس قدر بد اعتقادیاں ہیں جن کے پڑھنے سے ایک سنی مسلمان اس نتیجہ پر پہنچ سکتا ہے کہ یہ جنتری والا قطعیاً رافضی ہے۔ اگر ملاحظہ کرنا ہو...... تو دفتر بزم تنظیم میں تشریف لا کر ملاحظہ فرمائیں۔

والسلام
سیکرٹری بزم تنظیم

بادبان، جسارت اور اسلامی جمہوریہ کی غلط بیانی کا پردہ چاک ہو گیا

فیصل آباد میں مولانا نورانی کے بارے میں اسٹیج سیکرٹری سے غلط الفاظ منسوب کیے گئے

جامعہ امینیہ فیصل آباد کے جناب غلام رسول نے جسارت کے ایڈیٹر کو ایک مکتوب تحریر کیا ہے۔ آزادی صحافت کے دعویداروں کے بارے میں یہ نہیں کہا جا سکتا کہ وہ اس کو شائع کریں یا نہ کریں بہرحال مکتوب نگار کی درخواست پر ہم اس خط کا متن دوافق میں شائع کر رہے ہیں

مکرمی جناب ایڈیٹر صاحب روزنامہ جسارت کراچی!

جسارت کے حالیہ شمارہ کا اداریہ پڑھ کر از حد افسوس ہوا کہ آپ جیسا سنجیدہ متین صحافی بھی ملکی سیاسیات میں الجھ کر صحافتی اصولوں کو فراموش کر بیٹھا۔

۲۲ ستمبر ۱۹۷۸ء بروز جمعہ بعد نماز عشاء فیصل آباد میں مولانا شاہ احمد نورانی صدیقی (رحمۃ اللہ علیہ) کے والد ماجد مبلغ اسلام علامہ شاہ عبدالعلیم صدیقی (رحمۃ اللہ علیہ) کا عرس تھا۔ مہمان خصوصی علامہ شاہ احمد نورانی (رحمۃ اللہ علیہ) تھے۔ میں نے اسٹیج سیکرٹری کی حیثیت سے مولانا کی تقریر سے پہلے یہ کلمات کہے تھے کہ موجودہ دور میں حضرت نورانی کا چہرہ دیکھنا